سلسلہ مفت اشاعت نمبر 115

زکوٰۃ کے موضوع پر لاجواب تحریر

زکوٰۃ کی اہمیت

مصنفہ

حضرت مولانا مفتی محمد وقار الدین صاحب علیہ الرحمہ

مرتبہ

محمد شعیب قادری

جمعیت اشاعتِ اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر کراچی

جمعیّت اِشاعتِ اہلسنّت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر کراچی

درود پاک کے فضائل

جذب القلوب میں مندرجہ ذیل فوائد بیان کئے گئے ہیں۔

(۱) ایک بار درود پاک پڑھنے سے دس گناہ معاف ہوتے ہیں' دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ دس درجے بلند ہوتے ہیں۔ دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

(۲) درود پاک پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔

(۳) درود پاک پڑھنے والے کا کندھا جنت کے دروازے پر حضور ﷺ کے کندھے مبارک کے ساتھ چھو جائے گا۔

(۴) درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب سے پہلے آقائے دو جہاں ﷺ کے پاس پہنچ جائے گا۔

(۵) درود پاک پڑھنے والے کے سارے کاموں کے لئے قیامت کے دن حضور ﷺ متولی (ذمہ دار) ہو جائیں گے۔

(۶) درود پاک پڑھنے سے دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔

(۷) درود پاک پڑھنے والے کو جانکنی میں آسانی ہوتی ہے۔

(۸) جس مجلس میں درود پاک پڑھا جائے اس مجلس کو فرشتے رحمت سے گھیر لیتے ہیں۔

(۹) درود پاک پڑھنے سے سید الانبیا حبیب خدا ﷺ کی محبت بڑھتی ہے۔

(۱۰) رسول اللہ ﷺ خود درود پاک پڑھنے والے سے محبت فرماتے ہیں۔

(۱۱) قیامت کے دن سید دو عالم نور مجسم ﷺ درود پاک پڑھنے والے سے مصافحہ کریں گے۔

(۱۲) فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔

(۱۳) فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے درود شریف کو سونے کی قلموں سے چاندی کے کاغذوں پر لکھتے ہیں۔

(۱۴) درود پاک پڑھنے والے کا درود شریف فرشتے دربار رسالت میں لے جا کر یوں عرض کرتے ہیں، یارسول اللہ ﷺ! فلاں کے بیٹے فلاں نے حضور کے دربار میں درود پاک کا تحفہ حاضر کیا ہے۔

(۱۵) درود پاک پڑھنے والے کا گناہ تین دن تک فرشتے نہیں لکھتے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

نام کتاب : زکوٰۃ کی اہمیت

مصدقہ : مفتی اعظم پاکستان، حضرت علامہ مولانا مفتی وقار الدین صاحب علیہ الرحمہ

مرتب : مولانا محمد شعیب قادری صاحب

ضخامت : ۳۲ صفحات

تعداد : ۲۰۰۰

مفت سلسلہ اشاعت : ۱۱۵

اشاعت : اکتوبر ۲۰۰۳ء، شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ

ابتدائیہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

زیر نظر کتابچہ "جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان" کے تحت شائع ہونے والے سلسلہ مفت اشاعت کی ۱۱۵ ویں کڑی ہے۔ زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم رکن ہے جس کی اہمیت اور مسائل سے اکثر مسلمان غافل ہیں۔ مولف محمد شعیب قادری نے زیر نظر رسالہ میں زکوٰۃ کے فضائل و مسائل تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ امید ہے کہ جمعیت کی سابقہ کاوشوں کی طرح یہ کاوش بھی ان شاء اللہ تعالیٰ قارئین کرام میں پسندیدگی کی نظر سے دیکھی جائے گی۔

ادارہ

فہرست

انتساب

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

امّا بعد! فقیر اس تالیف "زکوٰۃ کی اہمیت"
کو پیر طریقت ولی نعمت حضرت قبلہ
حافظ قاری محمد مصلح الدّین
صدیقی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
کی ذات والا صفات سے منسوب کرتا ہے
جن کے روحانی فیوض ہی کی وجہ سے
اس کتاب کو مرتب کر سکا ہے۔

غلام مصلح الدین
محمد شعیب قادری غفرلہ

تقریظ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

میں نے محبی محمد شعیب قادری کا جمع
کردہ مسائل زکوٰۃ پر مشتمل یہ رسالہ دیکھا
اس کے مسائل صحیح ہیں اللہ تعالیٰ مؤلف
کو جزا عطا فرمائے اور مسلمانوں
کو عمل کی توفیق۔

اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت میں مالی
و عملی تعاون کرنے والے حضرات کو دنیا و
آخرت میں جزا عطا فرمائے۔ آمین!

فقیر محمد وقار الدّین غفرلہ
مفتی دارالعلوم امجدیہ۔ کراچی
۱۳ رشعبان المعظم ۱۴۰۵ھ

زکوٰۃ دینے کے فضائل

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّکٰوةِ فَاعِلُوْنَ ۝

ترجمہ :۔ اور فلاح پاتے جو زکاۃ ادا کرتے ہیں۔ ایک اور جگہ ارشاد خداوندی ہے۔

وَمَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝

ترجمہ :۔ اور جو کچھ تم خرچ کروگے اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اور دے گا اور وہ بہتر روزی دینے والا ہے۔ ایک جگہ فرمانِ خداوندی ہے :۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ یَّتْبَعُهَاۤ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ ۝

ترجمہ :۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُن کی کہاوت اس دانہ کی ہے جس سے سات بالیں نکلیں ہر بال سے سَو دانے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے زیادہ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ وسعت والا اور بڑا علم والا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں، پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں۔

نہ اذیت دیتے ہیں۔ اُن کے لئے ان کا ثواب ان کے رب کے حضور ہے۔ اور نہ ان پر کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے، اچھی بات اور مغفرت اس صدقے سے بہتر ہے جس کے بعد اذیت دینا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ بے پرواہ اور حلم والا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی بے شک اللہ تعالیٰ نے اس سے شر دور فرما دیا۔ بزاز نے علقمہ سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا تمہارا اسلام میں پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو۔

زکوٰۃ نہ دینے پر وعیدیں

زکوٰۃ اعظم فروضِ دین و اہم ارکانِ اسلام سے ہے۔ ولہٰذا قرآن عظیم میں بتیس ۳۲ جگہ نماز کے ساتھ اس کا ذکر فرمایا۔ اور طرح طرح سے بندوں کو اس اہم فرض کی طرف بلایا صاف فرما دیا کہ یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ

ترجمہ :۔ مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو۔ بعض درختوں میں کچھا جنہ لئے فاسدہ اس قسم کے پیدا ہو جاتے ہیں کہ پیڑ کی اٹھان کو روک دیتے ہیں۔ احمق نادان اسے نہ تراشے گا کہ میرے پیڑ سے اتنا کم ہو جائے گا۔ پر عاقل ہوشمند تو جانتا ہے کہ ان کے چھٹنے سے یہ نونہال لہلہا کر درخت بنے گا ورنہ یوں ہی مرجھا کر رہ جائے گا۔ یہی حساب زکوٰۃ کے مال ہے۔

حدیث :۔ میں ہے کہ حضور پُر نور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ماخالطت الصدقة او مال الزكوة مالا الا افسدة

ترجمہ :۔ زکوٰۃ کا مال جس مال میں ملا ہوگا اسے تباہ کر دے گا۔ رواہ البزار والبیہقی عن ام المومنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

دوسری حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔
ماتلف مال فی برو لابحر الابحبس الزکوٰۃ
خشکی و تری میں جو مال تلف ہوتا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے ہی سے تلف ہوتا ہے۔
اخرجہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ عن امیر المومنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

تیسری حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔
من ادی زکوٰۃ مالہ فقد اذھب اللہ شرہ جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی بے شک اللہ تعالیٰ نے اس مال کا شر اس سے دور فرمایا اخرجہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ والطبرانی فی الاوسط والحاکم فی المستدرک عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

چوتھی حدیث میں ہے حضور اعلیٰ صلوٰت اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں۔ حصنوا اموالکم بالزکوٰۃ وداووا امراضکم بالصدقۃ۔ اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کر لو زکوٰۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے۔
رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ عن الحسن والطبرانی والبیھقی وغیرھما عن جماعۃ من الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ اے عزیز ایک بے عقل گنوار کو دیکھ کر تخم گندم اگر پاس نہیں ہوتا بہزار دقت قرض دام سے حاصل کرتا اور اسے زمین میں ڈال دیتا ہے۔ اس وقت تو وہ اسے خاک میں ملا دیتا ہے مگر امید لگی ہے کہ خدا چاہے تو یہ کھونا بہت کچھ پانا ہو جائے گا۔ تجھے اس گنوار کسان کے برابر بھی عقل نہیں یا جس قدر ظاہری اسباب پر بھروسہ ہے اپنے مالک جل وعلا کے ارشاد پر اتنا اطمینان بھی نہیں کہ اپنے مال بڑھانے اور ایک ایک دانہ کا ایک ایک پیڑ بنانے کو زکوٰۃ کا بیج نہیں ڈالتا وہ فرماتا ہے زکوٰۃ دو تمہارا مال بڑھے گا۔ اگر دل

میں اس فرمان پر یقین نہیں جب تو کھلا کافر ہے ورنہ تجھ سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنے یقینی نفع دین و دنیا کی ایسی بھاری تجارت چھوڑ کر دونوں جہانوں کا نقصان مول لیتا ہے

حدیث ۱۔ میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان تمام اسلامکم ان تؤدوا زکوٰۃ اموالکم
ترجمہ:۔ تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو
رواہ البزار عن علقمۃ۔

حدیث ۲۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من کان یومن باللہ ورسولہ فلیؤد زکوٰۃ مالہ۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہو اسے لازم ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما

حدیث ۳۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس کے پاس سونا چاندی ہو اور اس کی زکوٰۃ نہ دے قیامت کے دن اس زر و سیم کی تختیاں بنا کر جہنم کی آگ میں تپائیں گے پھر ان سے اس شخص کی پیشانی اور کروٹ اور پیٹھ پر داغ دیں گے جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی پھر انہیں تپائیں گے۔ قیامت کا دن کہ پچاس ہزار برس کا ہے یونہی کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ہو چکے۔

حدیث ۴۔ جو لوگ جوڑتے ہیں سونا چاندی اور اسے خدا کی راہ میں نہیں اٹھاتے یعنی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے انہیں بشارت دے دکھ کی مار کی جس دن تپایا جائے گا وہ سونا چاندی جہنم کی آگ سے پس داغی جائیں گی اس سے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں یہ ہے جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزہ اس جوڑنے کا۔ پھر اس داغ دینے کو بھی نہ سمجھے کہ کوئی چپکا لگا دیا جائے گا یا پیشانی و پشت و پہلو کی چربی نکل کر بس ہو گی۔ بلکہ اس کا مال بھی حدیث سے سن لیجئے۔

حدیث ۵ ۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ان کے
پستان پر وہ جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائے گا اور شانہ
کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑتا سینہ سے نکلے گا۔ اخرجہ الشیخان عن
الاحنف بن قیس اور فرمایا میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے
سنا کہ پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے رواہ مسلم اور اس کے
ساتھ اور بھی ایک کیفیت سن رکھیئے

حدیث ۶ ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
کوئی روپیہ دوسرے روپے پر نہ رکھا جائے نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی سے چھو
جائے گی بلکہ زکوٰۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑھا دیا جائے گا کہ لاکھوں کروروں جوڑے
ہوں تو ہر روپیہ جدا داغ دے گا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر۔

اے عزیز کیا خدا اور رسول کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹھٹھا سمجھتا ہے۔ یا پچاس
ہزار برس کی مدت میں یہ جانکاہ مصیبتیں جھیلنی آسان جانتا ہے۔ ذرا یہیں کی آگ میں
ایک آدھ روپیہ گرم کر کے بدن پر رکھ دیکھ پھر کہاں یہ گرمی کہاں وہ قہر آگ کہاں
یہ ایک ہی روپیہ کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال۔ کہاں یہ منٹ بھر کی دیر کہاں وہ
ہزاروں برس کی آفت کہاں یہ ہلکا سا چسکا کہاں وہ ہڈیاں توڑ کر پار ہونے والا غضب
اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت بخشے آمین۔

حدیث ۷ ۔ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص اپنے مال
کی زکوٰۃ نہ دے گا وہ مال روز قیامت گنجے اژدہے کی شکل بنے گا اور اس کے گلے میں طوق
ہو کر پڑے گا۔ پھر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتاب اللہ سے اس کی تصدیق
کی تھی کہ رب عزوجل فرماتا ہے۔ سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ جس
چیز میں بخل کر رہے ہیں قریب ہے کہ طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈالی جائے قیامت

کے دن۔

حدیث ۸ ۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اژدہا منہ
کھول کر اس کے پیچھے دوڑے گا۔ یہ بھاگے گا اس سے فرمایا جائے گا لے اپنا وہ خزانہ
کہ چھپا کر رکھا تھا کہ میں اس سے غنی ہوں جب دیکھے گا کہ اس اژدہے سے کہیں
بچاؤ نہیں ناچار اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے دے گا وہ ایسا چبائے گا جیسے نر
اونٹ چباتا ہے۔ رواہ مسلم عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۹ ۔ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب وہ
اژدہا اس پر دوڑے گا یہ پوچھے گا تو کون ہے کہے گا میں تیرا وہ بے زکوٰۃ مال ہوں
جو تو چھوڑ کر مرا تھا جب یہ دیکھے گا کہ وہ پیچھا کئے ہی جا رہا ہے۔ ہاتھ اس کے منہ
میں دے دے گا وہ چبائے گا پھر اس کا سارا بدن چبا ڈالے گا۔ اخرجہ البزار
والطبرانی وابن خزیمۃ وحبان عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۱۰ ۔ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ اژدہا
اس کا منہ اپنے جبڑوں میں لے کر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔ رواہ البخاری
والنسائی عن ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۱۱ ۔ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فقیر ہرگز
ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر اغنیا کے ہاتھوں۔ سن لو ایسے تونگروں
سے اللہ تعالیٰ سخت حساب لے گا اور انہیں دردناک عذاب دے گا۔ رواہ الطبرانی
عن امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۱۲ ۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں زکوٰۃ نہ دینے
والا ملعون ہے۔ زبان پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔

حدیث ۱۳ ۔ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور کھلانے والے اور اس پر گواہی کرنے والے پر اور اس کا کاغذ لکھنے والے زکوٰۃ نہ دینے والے ان سب کو قیامت کے دن ملعون بتایا رواہ الاصبہانی۔

حدیث ۱۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت کے دن تونگروں کے لئے محتاجوں کے ہاتھ سے خرابی ہے۔ محتاج عرض کریں گے اے رب ہمارے انہوں نے ہمارے وہ حقوق جو تونے ہمارے لئے ان پر فرض کئے تھے ظلماً نہ دیئے۔ اللہ عزوجل فرمائے گا کہ مجھے قسم ہے اپنے عزت وجلال کی کہ تمہیں اپنا قرب عطا کروں گا۔ اور انہیں دور رکھوں گا۔ رواہ الطبرانی والوالشیخ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۱۵۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگ دیکھے جن کے آگے پیچھے لنگوٹیوں کی طرح کچھ چیتھڑے تھے اور جہنم کی گرم پتھر اور تھوہر اور سخت کڑوی جلتی بدبو گھانس چوپایوں کی طرح چرتے پھرتے تھے جبریل امین علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ عرض کی یہ زکوٰۃ نہ دینے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا اللہ تعالیٰ ابندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔ رواہ البزار عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۱۶۔ دو عورتیں خدمت والا میں سونے کے کنگن پہنے حاضر ہوئیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی زکوٰۃ دیتی ہو، عرض کی نہیں فرمایا کیا چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے عرض کی نہ فرمایا تو زکوٰۃ دو۔

حدیث ۱۷۔ ایک بی بی چاندی کے چھلے پہنی تھیں فرمایا ان کی زکوٰۃ دیتی ہو انہوں نے کچھ انکار سا کیا فرمایا تو یہی تجھے جہنم میں لے جانے کو بہت ہیں۔ رواہ ابوداؤد الدارقطنی عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

حدیث ۱۸۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں زکوٰۃ نہ دینے والا قیامت کے دن دوزخ میں ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۱۹۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوزخ میں جائے گا وہ تونگر جو اپنے مال میں اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا۔ غرض زکوٰۃ نہ دینے کی جانکاہ آفتیں وہ نہیں جن کی تاب آسکے نہ دینے والے کو ہزارہا سال ان سخت عذابوں میں گرفتاری کی اُمید رکھنی چاہیئے کہ ضعیف البیان انسان کی کیا جان اگر پہاڑوں پر ڈالی جائے تو سرمہ ہو کر خاک میں مل جائیں۔ پھر اس سے بڑھکر احمق کون کہ اپنا مال جھوٹے سچے نام کی خیرات میں صرف کرے اور اللہ عزوجل کا فرض اور اس بادشاہ قہار کا وہ بھاری قرض گردن پر رہنے دے یہ شیطان کا بڑا دھوکہ ہے۔ کہ آدمی کو نیکی کے پردے میں ہلاک کرتا ہے۔

مسائل فقہیہ

زکوٰۃ شریعت میں اللہ تعالیٰ کے لئے مال کے ایک حصہ کا جو شرع نے مقرر کیا ہے مسلمان فقیر کو مالک قرار دینا ہے اور وہ فقیر نہ ہاشمی ہو نہ ہاشمی کا آزاد کردہ غلام۔

مسئلہ:۔ زکوٰۃ فرض ہے۔ اس کا منکر کافر اور نہ دینے والا فاسق اور قتل کا مستحق اور ادا میں تاخیر کرنے والا گناہ گار مردود الشہادۃ ہے۔

شرائط:۔ **مسئلہ**۔ زکوٰۃ واجب ہونے کے لئے چند شرطیں ہیں:۔

(۱) مسلمان ہونا (۲) بالغ ہونا (۳) عاقل ہونا (۴) آزاد ہونا (۵) مالک نصاب ہونا (۶) پورے طور پر مالک ہونا (۷) نصاب قرض سے فارغ ہونا (۸) نصاب کا حاجت اصلیہ سے فارغ ہونا (۹) مال کا نامی ہونا (۱۰) سال گذرنا۔

۱۔ مسلمان ہونا۔ کافر پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ اگر کوئی کافر مسلمان ہوا تو اسے یہ حکم نہ دیا جائے گا کہ کفر کے زمانے کی زکوٰۃ ادا کرے۔

۲۔ **بالغ ہونا:** نابالغ پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

۳۔ **عاقل ہونا:** مجنون پر زکوٰۃ واجب نہیں جب کہ جنون پورے سال کو گھیرے اور اگر سال کے اول و آخر میں اچھا ہو جاتا ہے چاہے بیچ سال میں اچھا نہ ہو تو زکوٰۃ واجب ہے اور جنون اگر اصلی ہو یعنی جنون ہی کی حالت میں بلوغ ہوا تو اس کا سال ہوش آنے سے شروع ہوگا۔ یونہی اگر جنون عارضی ہے مگر پورے سال کو گھیر لیا تو جب افاقہ ہوگا اس وقت سے سال کی ابتدا ہوگی

۴۔ **آزاد ہونا:** غلام پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

۵۔ **مالک نصاب ہونا:** نصاب سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ یعنی جتنے مال پر شریعت نے زکوٰۃ مقرر کی ہے اس سے کم مال کا مالک ہے تو زکوٰۃ واجب نہیں۔

۶۔ **پورے طور پر مالک ہونا:** پورے طور پر مال کا مالک ہو یعنی اس پر قبضہ بھی ہو تب زکوٰۃ واجب ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ: جو مال گم ہو گیا یا دریا میں گر گیا یا کسی نے غصب کر لیا اور اس کے پاس غصب کے گواہ نہیں یا جنگل میں دفن کر دیا تھا اور یہ یاد نہیں رہا کہ کہاں دفن کیا تھا یا انجان کے پاس امانت رکھی تھی اور یہ یاد نہ رہا کہ وہ کون ہے۔ یا مدیون نے دین سے انکار کر دیا اور اس کے پاس گواہ نہیں پھر یہ مال مل گیا۔ تو جب تک نہ ملا تھا اس زمانہ کی زکوٰۃ واجب نہیں۔ اگر ایسے پر دین ہے جو دین کا اقرار کرتا ہے مگر ادا میں دیر کرتا ہے یا نادار ہے یا قاضی کے پاس اس کے مفلس ہونے کا حکم ہو چکا ہے۔ یا وہ منکر ہے مگر اس کے پاس گواہ موجود ہیں تو جب مال ملے گا گذرے ہوئے سالوں کی بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ شی مرہون کی زکوٰۃ نہ مرتہن پر ہے اور نہ راہن پر اور رہن چھڑانے کے بعد بھی ان برسوں کی زکوٰۃ واجب نہیں۔

۷۔ **نصاب کا دین سے فارغ ہونا:** نصاب کا مالک تو ہے مگر اس پر اتنا دین ہے کہ دین ادا کرنے کے بعد نصاب نہیں رہتا تو زکوٰۃ واجب نہیں چاہے دین بندہ کا ہو (جیسے قرض۔ زرِ ثمن۔ کسی چیز کا تاوان) چاہے خدا کا (جیسے زکوٰۃ خراج) مثلاً کوئی شخص صرف ایک نصاب کا مالک ہے اور دو سال گذر گئے کہ زکوٰۃ نہیں دی تو صرف پہلے سال کی زکوٰۃ تو اس پر دین ہے اس کے نکالنے کے بعد نصاب باقی نہیں رہتا لہٰذا دوسرے سال کی زکوٰۃ واجب نہ ہوئی۔ **مسئلہ:** جو دین میعادی ہو وہ زکوٰۃ سے نہیں روکتا چونکہ عادتاً دین مہر کا مطالبہ ہوتا لہٰذا اگرچہ شوہر کے ذمہ کتنا ہی دین مہر ہو جب وہ مالک نصاب ہے تو زکوٰۃ واجب ہے۔

مسئلہ: دین اس وقت زکوٰۃ سے روکتا ہے جب زکوٰۃ واجب ہونے سے پہلے کا ہو۔ اور اگر نصاب پر سال گذرنے کے بعد دین ہوا تو زکوٰۃ پر کوئی اثر نہیں زکوٰۃ دینی ہوگی۔

۸۔ **نصاب کا حاجت اصلیہ سے فارغ ہونا:** جو مال حاجت اصلیہ کے علاوہ ہو اس میں زکوٰۃ واجب ہے جب کہ وہ نصاب کے برابر ہو۔

حاجت اصلیہ: یعنی زندگی بسر کرنے میں جس چیز کی ضرورت ہو اس میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ جیسے رہنے کا مکان جاڑے۔ گرمیوں میں پہننے کے کپڑے۔ خانہ داری کے سامان۔ سواری کے جانور۔ آلات۔ پیشہ وروں کے اوزار، اہل علم کے لئے حاجت کی کتابیں۔ کھانے کے لئے غلّہ

۹۔ **مال کا نامی ہونا:** مال کا نامی ہونا یعنی بڑھنے والا خواہ حقیقۃً بڑھے یا حکماً یعنی اگر بڑھانا چاہے تو بڑھائے یعنی اس کے پاس یا اس کے نائب کے قبضے میں ہو۔ ہر ایک کی دو صورتیں ہیں وہ اس لئے پیدا ہی کیا گیا ہو اسے خلقی

کہتے ہیں۔ جیسے سونا چاندی کہ یہ اسی لئے پیدا ہوئے ہیں کہ ان سے چیزیں خریدی جائیں یا اس لئے مخلوق تو نہیں مگر اس سے یہ بھی حاصل ہوتا ہے کہ اسے فعلی کہتے ہیں۔ سونے چاندی کے علاوہ سب چیزیں فعلی ہیں کہ تجارت سے سب میں نمو ہوگا۔

۱۰۔ **سال گذرنا:**۔ سال سے مراد قمری سال ہے۔ یعنی چاند کے مہینوں سے بارہ مہینے شروع سال اور آخر سال میں نصاب کامل ہے۔ مگر درمیان میں نصاب کی کمی ہوگئی تو یہ کمی کچھ اثر نہیں رکھتی یعنی زکوٰۃ واجب ہے۔

زکوٰۃ تین قسم کے مال پر ہے :۔

(۱) ثمن یعنی سونا چاندی۔ (۲) مال تجارت (۳) سائمہ یعنی چرائی پر چھوڑے جانور :۔

سونے چاندی میں مطلقاً زکوٰۃ واجب ہے جب کہ بقدر نصاب ہوں۔ اگرچہ دفن کر کے رکھے ہوں۔ یا استعمال میں ہوں۔ تجارت کرے یا نہ کرے۔ اور ان کے علاوہ باقی چیزوں پر زکوٰۃ اس وقت واجب ہے کہ تجارت کی نیت ہو یا چرائی پر چھوڑے جانور۔

مسئلہ۔ موتی اور جواہرات پر زکوٰۃ واجب نہیں اگرچہ ہزاروں کے ہوں۔ ہاں اگر تجارت کی نیت سے لیے تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ۔ جو شخص نصاب کا مالک ہے اگر درمیان سال میں کچھ اور مال بڑھا تو اس بڑھے مال کا سال الگ نہیں بلکہ پہلے مال کا ختم سال اس کے لئے بھی ختم سال ہے۔ اگرچہ سال پورا ہونے سے ایک ہی منٹ پہلے حاصل ہوا ہو۔

مسئلہ۔ زکوٰۃ دیتے وقت یا زکوٰۃ کے لئے مال الگ کرتے وقت زکوٰۃ کی نیت کا ہونا ضروری ہے۔ نیت کے یہ معنی ہیں کہ اگر پوچھا جائے تو بلا تامل بتا سکے کہ زکوٰۃ ہے۔

مسئلہ۔ سال بھر تک خیرات کرتا رہا اس کے بعد نیت کی کہ جو کچھ دیا ہے وہ زکوٰۃ ہے۔ اس طرح زکوٰۃ ادا نہ ہوئی۔

مسئلہ۔ زکوٰۃ کا مال ہاتھ پر رکھا تھا کہ فقیروں نے لوٹ لیا تو زکوٰۃ ادا ہوگئی اور اگر ہاتھ سے گر گیا اور فقیروں نے اٹھا لیا اگر یہ اسے پہچانتا ہے اور راضی ہوگیا اور مال برباد نہ ہوا تو ادا ہوگی۔

مسئلہ۔ زکوٰۃ کا روپیہ مردہ کی تجہیز و تکفین (کفن دفن) یا مسجد کی تعمیر میں نہیں لگا سکتا کہ اس میں فقیر کو مالک کر دینا نہیں پایا گیا اگر ان چیزوں میں خرچ کر دینا چاہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ فقیر کو مالک کر دیں یہ فقیر خرچ کرے ثواب دونوں کو ہوگا۔

حدیث شریف میں آیا ہے اگر سو ہاتھوں میں صدقہ گذرا تو سب کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا دینے والے کو اور اس کے اجر میں کچھ کمی نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ زکوٰۃ دینے میں اس کی ضرورت نہیں کہ فقیروں کو زکوٰۃ کہکر دے بلکہ صرف زکوٰۃ کی نیت کافی ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی اور لفظ جیسے ہدیہ نذر یا بچوں کے لئے مٹھائی کھانے کو۔ یا انہیں عید کرنے کو کہہ کر دیا اور خود نیت زکوٰۃ کی رکھی تو بھی ادا ہو جائے گی۔ بعض محتاج ضرورت مند زکوٰۃ کا روپیہ نہیں لیتے انہیں زکوٰۃ دینے میں زکوٰۃ کا لفظ نہ کہے۔

مسئلہ۔ ایک ہزار کا مالک ہے اور دو ہزار کی زکوٰۃ دی اور نیت یہ ہے کہ سال تمام تک اگر ایک ہزار اور ہو گئے تو یہ اس کی ہے۔ ورنہ آئندہ سال میں محسوب ہوگی تو یہ جائز ہے۔

مسئلہ۔ اگر شک ہے کہ زکوٰۃ دی یا نہیں تو اب دے۔

مسئلہ۔ زکوٰۃ دینے کے لئے وکیل بنایا اور وکیل کو بہ نیت زکوٰۃ

مال دیا مگر وکیل نے فقیر کو دیتے وقت نیت نہیں کی ادا ہو گئی یونہی زکوٰۃ کا مال ذمّی کو دیا کہ وہ فقیر کو دے دے اور ذمّی کو دیتے وقت نیت کر لی تھی تو یہ نیت کافی ہے۔

مسئلہ۔ وکیل کو اختیار ہے کہ مال زکوٰۃ اپنے لڑکے یا بی بی کو دے دے جب کہ یہ فقیر ہوں۔ اور لڑکا اگر نابالغ ہے تو اسے دینے کے لئے خود اس وکیل کا فقیر ہونا بھی ضروری ہے۔ مگر اپنی بی بی یا اولاد کو اس وقت دے سکتا ہے جب موکل نے ان کے سوا کسی خاص شخص کو دینے کے لئے نہ کہہ دیا ہو ورنہ انہیں نہیں دے سکتا۔

مسئلہ۔ وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ خود لے لے، ہاں اگر زکوٰۃ دینے والے نے یہ کہہ دیا ہو کہ جس جگہ چاہو صرف کرو تو لے سکتا ہے۔

مسئلہ۔ زکوٰۃ کے وکیل کو یہ اختیار ہے کہ بغیر اجازت مالک دوسرے کو وکیل بنا دے۔

مسئلہ۔ مباح کر دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ مثلاً فقیر کو زکوٰۃ کی نیت سے کھانا کھلا دیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ اس لئے کہ یہ مالک کر دینا نہ ہوا۔ ہاں اگر کھانا دے دے کہ کھائے یا لے جائے تو ادا ہو گئی یونہی، زکوٰۃ کی نیت سے کپڑا دے دیا تو ادا ہو گئی۔

مسئلہ۔ مالک کرنے میں یہ بھی ضروری ہے کہ ایسے کو زکوٰۃ دے جو قبضہ کرنا جانتا ہو یعنی ایسا نہ ہو جو پھینک دے یا دھوکا کھائے ورنہ ادا نہ ہوگی جیسے چھوٹے بچے یا پاگل کو زکوٰۃ دینے سے ادا نہ ہوگی جس بچے کو اتنی عقل نہ ہو تو اس کی طرف سے اس کا باپ جو فقیر ہو وہ قبضہ کرے یا اس بچے کا ولی یا وہ کہ یہ بچہ جس کی نگرانی میں ہے وہ قبضہ کر لے۔

سونے چاندی یا مال تجارت کی زکوٰۃ کا بیان

مسئلہ۔ سونے کا نصاب بیس مثقال ہے۔ یعنی ساڑھے سات تولے اور چاندی کا دو سو درم یعنی ساڑھے باون تولے۔

مسئلہ۔ سونے چاندی کے علاوہ تجارت کی کوئی چیز ہو جس کی قیمت سونے چاندی کی نصاب پہنچے تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ یعنی قیمت کا چالیسواں حصہ اور اگر اسباب کی قیمت تو نصاب کو نہیں پہنچتی مگر اس کے پاس ان کے علاوہ سونا چاندی بھی ہے تو ان کی قیمت سونے چاندی کے ساتھ ملا کر مجموعہ کریں اگر مجموعہ نصاب کو پہنچا زکوٰۃ واجب ہے۔ اسباب تجارت کی قیمت سونے کی نصاب کی قیمت سے لگائیں تو نصاب نہیں بنتی اور چاندی کی نصاب کی قیمت سے بنائیں تو بن جاتی ہے تو اس سے لگائی جائے جس سے نصاب پوری ہو۔ جیسے آج کل کے ساڑھے سات تولے سونے کی قیمت میں چاندی کی کتی نصابیں ہوں گی۔ لہٰذا مال تجارت کو چاندی کی نصاب کی قیمت سے لگائیں گے

مسئلہ۔ سونا بھی ہے اور چاندی بھی اور دونوں میں سے کوئی بھی نصاب کے برابر نہیں تو سونے کی قیمت کی چاندی چاندی میں ملائیں تو نصاب ہو جاتی ہے۔ اور چاندی کی قیمت کا سونا سونے میں ملائیں تو نصاب نہیں ہوتی تو واجب ہے کہ جس میں نصاب پوری ہو وہ کریں

مسئلہ۔ زکوٰۃ ہر نصاب و خمس نصاب پر چالیسواں[۴۰] حصہ ہے۔ اور مذہب صاحبین پر نہایت آسان اور فقراء کے لئے نافع یہ ہے کہ فی صدی ڈھائی ۲½ روپے سونے اور چاندی کے نصاب سے اگر کچھ زیادہ ہو تو اس کا قاعدہ یہ ہے کہ نصاب کا پانچواں حصہ سے کم زیادتی ہو تو اس زیادتی میں زکوٰۃ نہیں ہے

اور جب پانچواں حصہ زیادہ ہوگا تو اس میں زکوٰۃ ہوگی۔ مثلاً جس کے پاس ۷½ تولے سونا ہے تو اس پر دو ماشے تین رتی سونا زکوٰۃ میں دینا فرض ہے۔ اس کے بعد ۷½ تولے کا پانچواں حصہ ۱½ تولہ زیادہ ہو یعنی نو تولے سونا ہو جائے تو زکوٰۃ بڑھے گی۔ اور نو تولے سے کم یعنی ۸¾ تولے میں بھی وہی زکوٰۃ ہوگی جو ۷½ تولے میں تھی۔ اسی طرح نو تولے کی زکوٰۃ ۱۰½ تولے سے کم تک رہے گی، جب ۱۰½ تولے ہو جائے گا تو زکوٰۃ بڑھے گی۔ اسی طرح چاندی کے نصاب میں ۵۲½ تولے کی زکوٰۃ ۶۳ تولے سے کم تک رہے گی جب ۶۳ تولے چاندی ہو جائے گی تو زکوٰۃ بڑھے گی (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ۔ پیسے جب رائج ہوں اور دو سو درہم چاندی یا بیس مثقال سونے کی قیمت کے ہوں۔ تو ان کی زکوٰۃ واجب ہے۔ اور اگر چلن اٹھ گیا ہو تو جب تک تجارت کے لئے نہ ہوں زکوٰۃ واجب نہیں (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ۔ نوٹ کی بھی زکوٰۃ واجب ہے جب تک ان کا رواج اور چلن ہو کہ یہ بھی ثمن اصطلاحی ہیں۔ اور پیسوں کے حکم میں ہیں۔ یعنی ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونے کی قیمت کے نوٹ پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اور اس کے آگے سونے چاندی کے حساب کے قاعدہ سے۔

مسئلہ۔ مال تجارت میں سال گذرنے پر جو قیمت ہوگی اس کا اعتبار ہے مگر شرط یہ ہے۔ کہ شروع سال میں اس کی قیمت دو سو درہم سے کم نہ ہو۔

مسئلہ۔ جو سامان کرایہ پر دینے کے لئے خریدا گیا اس کو بیچنا مقصود نہ ہو تو اس کی قیمت پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ اسی طرح ہر وہ چیز جس کو بیچنا مقصود نہ ہو بلکہ اس کے ذریعہ سے آمدنی کرنا مقصود ہو۔ اس کی قیمت پر بھی زکوٰۃ نہیں۔ مثلاً کاریگروں کی مشین کرایہ پر چلانے والوں کی بس ٹیکسی وغیرہ۔

سائمہ کی زکوٰۃ کا بیان

تین قسم کے جانوروں میں زکوٰۃ واجب ہے۔ جب کہ سائمہ ہوں۔ اونٹ، بکری گائے۔ سائمہ وہ جانور ہے جو سال کے زیادہ تر حصے چر کر گذر کرتا ہو اور اس سے مقصود صرف دودھ اور بچے لینا یا فربہ کرنا ہے۔

اونٹ کی زکوٰۃ

پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ اور جب پانچ یا پانچ سے زیادہ ہوں مگر پچیس سے کم تو پانچ میں ایک بکری واجب ہے۔ یعنی پانچ ہوں تو ایک بکری دس ہوں تو دو بکری وعلی ھذا القیاس۔

مسئلہ۔ زکوٰۃ میں جو بکری دی جائے وہ سال سے کم کی نہ ہو۔ بکری یا بکرا جو چاہیں۔

مسئلہ۔ دو نصابوں کے درمیان جو ہوں وہ عفو ہیں۔ یعنی ان کی کچھ زکوٰۃ نہیں۔ مثلاً سات آٹھ ہوں جب بھی وہی ایک بکری۔

مسئلہ۔ پچیس اونٹ ہوں تو ایک بنت مخاض دیں (یعنی ایک سال سے کچھ زائد عمر کی اونٹنی) پینتیس تک یہی حکم ہے۔ یعنی وہی ایک بنت مخاض دیں چھتیس سے پینتالیس تک میں ایک بنت لبون (یعنی دو سال سے کچھ اوپر کی اونٹنی) چھیالیس سے ساٹھ تک میں ایک حقّہ (تین سال سے کچھ اوپر کی اونٹنی) اکسٹھ سے پچھتر تک ایک جذعہ (یعنی چار سال سے کچھ اوپر کی اونٹنی) چھہتر سے نوے تک دو بنت لبون۔ اکیانوے سے ایک سو بیس تک میں دو حقّہ اس کے بعد ایک سو پینتالیس تک دو حقّہ اور ہر پانچ میں ایک بکری مثلاً ایک سو پچیس میں دو حقّہ ایک بکری اور ایک سو تیس میں دو حقّہ دو بکریاں

وعلی ہذا القیاس۔ پھر ایک سو پچاس میں تین حقہ اگر اس سے زیادہ ہو تو ان میں ویسا ہی کریں جیسا شروع میں کیا تھا یعنی ہر پانچ پر ایک بکری اور پچیس میں بنت مخاض چھتیس میں بنت لبون یہ ایک سو پچانوے تک کا حکم ہو گیا یعنی اتنے میں تین حقہ اور ایک بنت لبون پھر ایک سو چھیانوے سے دو سو تک چار حقہ اور یہ بھی اختیار ہے کہ پانچ بنت لبون دے دیں۔ پھر دو سو کے بعد وہی طریقہ برتیں جو ایک سو پچاس کے بعد ہے۔ یعنی ہر پانچ پر ایک بکری پچیس میں بنت مخاض چھتیس میں بنت لبون پھر دو سو چھیالیس سے دو سو پچاس تک پانچ حقہ وعلی ہذا القیاس۔

مسئلہ۔ اونٹ کی زکوٰۃ میں جو اونٹ کا بچہ دیا جاتا ہے تو ضروری ہے کہ وہ مادہ ہو نر دیں تو مادہ کی قیمت کا ہو ورنہ نہیں لیا جائے گا۔

گائے بھینس کی زکوٰۃ

مسئلہ۔ تیس سے کم گائیں ہوں تو زکوٰۃ واجب نہیں، تیس پوری ہوں تو ان کی زکوٰۃ میں ایک تبیع (یعنی سال بھر کا بچھڑا) یا تبیعہ (یعنی سال بھر کی بچھیا) ہے اور چالیس ہو تو ایک مسن (یعنی دو سال کا بچھڑا) مسنہ (دو سال کی بچھیا) انسٹھ تک یہی حکم ہے۔ پھر ساٹھ میں دو تبیع یا تبیعہ پھر ہر تیس میں ایک تبیع یا تبیعہ اور چالیس میں ایک مسن اور اسی میں دو مسن وعلی ہذا القیاس۔

مسئلہ۔ گائے بھینس کا ایک حکم ہے۔ اور اگر دونوں ہوں تو ملا لیں جیسے بیس گائیں اور دس بھینس تو زکوٰۃ واجب ہو گئی۔ اور زکوٰۃ میں اس کا بچہ لیا جائے گا جو زیادہ ہو یعنی گائے زیادہ ہو تو گائے کا بچہ اور بھینس زیادہ ہو تو بھینس کا بچہ اور کوئی زیادہ نہ ہو تو زکوٰۃ میں وہ بچہ لیں جو متوسط درجہ کا ہو۔

بھیڑ بکری کی زکوٰۃ

چالیس سے کم بھیڑ بکریاں ہوں تو زکوٰۃ واجب نہیں اور چالیس ہوں تو ایک بکری اور یہی حکم ایک سو بیس تک ہے۔ یعنی ان میں بھی وہی ایک بکری ہے۔ اور ایک سو اکیس میں دو بکریاں اور دو سو ایک میں تین بکریاں اور چار سو میں چار بکریاں پھر ہر سو پر ایک بکری اور جو دو نصابوں کے بیچ میں ہے اس کی زکوٰۃ معاف ہے۔

مسئلہ۔ زکوٰۃ میں اختیار ہے کہ بکری دے یا بکرا جو کچھ بھی ہو یہ ضرور ہے کہ سال بھر سے کم کا نہ ہو۔ اگر کم کا ہو تو قیمت کے حساب سے دیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ۔ بھیڑ، دنبہ بکری میں داخل ہے۔ کہ ایک قسم سے نصاب پوری نہ ہو تو دوسری قسم کو ملا کر لیں۔ اور زکوٰۃ میں بھیڑ دنبہ بھی دے سکتے ہیں۔ مگر سال بھر سے کم کے نہ ہوں۔

مسئلہ۔ اگر کسی کے پاس اونٹ، گائے، بکریاں سب ہیں مگر نصاب کسی کا پورا نہیں تو نصاب پوری کرنے کے لئے ملائے نہ جائیں گے۔ اور زکوٰۃ واجب نہ ہو گی۔

مسئلہ۔ گھوڑے، گدھے، خچر اگرچہ چرائی پر ہوں ان کی زکوٰۃ نہیں۔ ہاں اگر تجارت کے لئے ہوں تو ان کی قیمت لگا کر اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دیں۔

زکوٰۃ کن لوگوں کو دی جائے

مسئلہ۔ زکوٰۃ کے مصارف سات ہیں:۔

(۱) فقیر (۲) مسکین (۳) عامل (۴) رقاب (۵) غارم (۶) فی سبیل اللہ (۷) ابن السبیل۔

مسئلہ۔ فقیر وہ آدمی ہے جس کے پاس کچھ ہو مگر نہ اتنا کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کے برابر ہو تو اس کی حاجت اصلیہ میں مستغرق ہو (جیسے رہنے کا مکان۔ پہننے کے کپڑے۔ خدمت کی لونڈی، غلام۔ پیشے کے اوزار وغیرہ) جو ضرورت کی چیزیں ہیں چاہے کتنی ہی قیمتی ہوں یا اتنے کا قرض دار ہو کہ قرض نکالنے کے بعد جو بچے وہ نصاب کے برابر نہ ہو تو فقیر ہے۔ اگرچہ اس کے پاس ایک تو کیا کئی نصابیں ہوں۔

مسئلہ۔ مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لئے اس کا محتاج ہے۔ کہ لوگوں سے سوال کرے۔

مسئلہ۔ مسکین کو سوال حلال ہے۔ اور فقیر کو سوال ناجائز اس لئے کہ اس کے پاس کھانے کو اور بدن چھپانے کو ہے، اسے بغیر ضرورت و مجبوری کے سوال حرام ہے۔

مسئلہ۔ عامل وہ ہے جسے بادشاہِ اسلام نے زکوٰۃ وعشر وصول کرنے کے لئے مقرر کیا ہو اسے کام کے لحاظ سے اتنا دیا جائے کہ اس کو اور اس کے مددگاروں کو متوسط طور پر کافی ہو مگر اتنا نہ ہو جائے کہ جو وصول کر کے لایا اس کے آدھے سے زیادہ ہو۔

مسئلہ۔ رکاب سے مراد مکاتب غلام کو دینا کہ اس مال زکوٰۃ سے بدل کتابت دے کر اپنی گردن چھڑائے۔

مسئلہ۔ غارم سے مراد مدیون ہے یعنی اس پر اتنا دین ہو کہ اسے نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے۔

مسئلہ۔ فی سبیل اللہ یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرنا اس کی کئی صورتیں ہیں جیسے کوئی جہاد میں جانا چاہتا ہے اور سامان اس کے پاس نہیں تو زکوٰۃ کا مال

دے سکتے ہیں اگرچہ وہ کما سکتا ہو۔ یا کوئی حج کو جانا چاہتا ہے اور اس کے پاس مال نہیں اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ مگر اسے حج کے لئے سوال کرنا جائز نہیں۔ یا طالبعلم جو علم دین پڑھتا ہے اسے بھی زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ بلکہ یہ طالب علم سوال کر کے بھی مال زکوٰۃ لے سکتا ہے۔ جب اس نے اپنے آپ کو اسی کام کے لئے فارغ کر رکھا ہو۔ اگرچہ کما سکتا ہو یونہی ہر نیک کام کے لئے زکوٰۃ خرچ کرنا فی سبیل اللہ ہے جبکہ بطور تملیک ہو بغیر تملیک زکوٰۃ ادا نہیں ہو سکتی۔

مسئلہ۔ بہت سے لوگ زکوٰۃ کا مال اسلامی مدرسوں میں بھیج دیتے ہیں ان کو چاہیئے کہ متولی مدرسہ کو بتا دیں کہ یہ زکوٰۃ ہے۔ تاکہ متولی اس کو الگ رکھے۔ اور دوسرے مال میں نہ ملائے۔ اور غریب طلباء پر خرچ کرے۔ کسی کام کی اجرت میں نہ دے ورنہ زکوٰۃ نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ ابن السبیل یعنی مسافر جس کے پاس مال نہ رہا وہ زکوٰۃ لے سکتا ہے اگرچہ گھر پر مال موجود ہو مگر اتنا ہی لے جس سے ضرورت پوری ہو جائے۔ زیادہ کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ۔ زکوٰۃ ادا کرنے میں یہ ضروری ہے کہ جسے دیں اسے مالک بنا دیں اباحت کافی نہیں۔ لہٰذا زکوٰۃ کا مال مسجد میں لگانا یا اس سے میت کو کفن دینا یا میت کا دین ادا کرنا یا غلام آزاد کرنا، پل، سرا سقایا سڑک بنوا دینا۔ نہر یا کنواں کھدوا دینا۔ ان چیزوں میں خرچ کرنا یا کتاب وغیرہ کوئی چیز خرید کر وقف کر دینا کافی نہیں اس سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ جب تک کسی فقیر کو مالک نہ بنا دیں۔ البتہ فقیر زکوٰۃ کے مال کا مالک ہو جانے کے بعد خود اپنی طرف سے ان کاموں میں خرچ کرے تو کر سکتا ہے۔

مسئلہ۔ اپنی یعنی ماں باپ دادا دادی۔ نانا، نانی وغیرہ ہم جن کی اولاد

میں سے ہے اور اپنی اولاد (یعنی بیٹا بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا، نواسی وغیرہم) کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ یونہی صدقہ فطر و نذر شرعی و کفارہ بھی انہیں دے سکتا ہے۔ رہا صدقہ نفل تو وہ دے سکتا ہے۔ بلکہ بہتر ہے۔

مسئلہ۔ بہو، داماد اور سوتیلی ماں یا سوتیلے باپ یا زوجہ کی اولاد یا شوہر کی اولاد کو زکوٰۃ دے سکتا ہے اور رشتہ داروں میں جس کا نفقہ اس کے ذمہ واجب ہے۔ اسے زکوٰۃ دے سکتا ہے۔ جب کہ نفقہ میں محسوب نہ کرے۔

مسئلہ۔ بیوی شوہر کو اور شوہر بیوی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا البتہ طلاق دینے کے بعد جب کہ عدت پوری ہو چکی ہو تو بعد عدت ختم ہونے کے دے سکتا ہے۔

مسئلہ۔ غنی کی بی بی کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں جب کہ نصاب کی مالک نہ ہو یونہی غنی کے باپ کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں جب فقیر ہو۔

مسئلہ۔ غنی مرد کے نابالغ بچے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے اور غنی کی بالغ اولاد کو دے سکتے ہیں جب کہ یہ فقیر ہوں۔

مسئلہ۔ جو شخص حاجت اصلیہ کے علاوہ نصاب کا مالک ہو اس کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں یعنی حاجت اصلیہ کے سامان کے علاوہ اتنا مال ہو کہ اس کی قیمت دو سو درہم ہو جائے خود اس مال پر زکوٰۃ واجب نہ ہو مثلاً چھ تولہ سونا جب دو سو درہم کی قیمت کا ہو۔ تو جس کے پاس یہ ہے اگرچہ اس پر زکوٰۃ واجب نہیں کہ سونے کی نصاب ساڑھے سات تولے ہے مگر اس شخص کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ یا مثلاً جس کے پاس بیس گائے ہیں جن کی قیمت دو سو درم ہے تو اس کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ اگرچہ بیس گایوں پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

مسئلہ۔ مکان۔ سامان خانہ داری۔ پہننے کے کپڑے۔ خادم۔ سواری کا جانور۔ ہتھیار۔ اہل علم کے لئے کتابیں جو اس کے کام میں ہوں یہ سب حاجت

اصلیہ میں سے ہیں۔

مسئلہ۔ صحیح تندرست کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ اگرچہ کمانے پر قدرت رکھتا ہو۔ مگر سوال کرنا اسے جائز نہیں۔

مسئلہ۔ موتی ہیرا وغیرہ جواہر جس کے پاس ہوں اور تجارت کے لئے نہ ہوں تو ان کی زکوٰۃ واجب نہیں مگر جب نصاب کی قیمت کے ہوں تو زکوٰۃ لے نہیں سکتا۔

مسئلہ۔ بنی ہاشم کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ بنی ہاشم سے یہاں مراد حضرت علی و حضرت جعفر و عقیل و حضرت عباس و حارث ابن مطلب کی اولاد ہیں۔

مسئلہ۔ ماں ہاشمی بلکہ سیدانی ہو اور باپ ہاشمی نہ ہو تو ہاشمی نہیں اس لئے کہ شرع میں نسب باپ سے ہے۔ لہٰذا ایسے شخص کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں جب کہ نہ دینے کی کوئی اور وجہ نہ ہو۔

مسئلہ۔ صدقہ نفل اور وقف کی آمدنی بنی ہاشم کو دے سکتے ہیں۔

مسئلہ۔ جن لوگوں کی نسبت بیان کیا گیا کہ انہیں زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ ان سب کا فقیر ہونا شرط ہے سوا عامل کے کہ اس کے لئے فقیر ہونا شرط نہیں اور ابن السبیل اگرچہ غنی ہو حالت سفر میں جب کہ مال نہ ہو تو وہ بھی فقیر کے حکم میں ہے باقی کسی کو جو فقیر نہ ہو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔

مسئلہ۔ جس نے تحری کی یعنی سوچا اور دل میں یہ بات جمی کہ اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اور زکوٰۃ دے دی بعض میں معلوم ہوا کہ وہ مصرف زکوٰۃ ہے یا کچھ حال نہ کھلا تو ادا ہو گئی۔

مسئلہ۔ اگر بے سوچے سمجھے دے دی یعنی یہ خیال بھی نہ آیا کہ اسے دے

سکتے ہیں یا نہیں۔ اور بعد میں معلوم ہوا کہ انہیں نہیں دے سکتے تھے۔ تو ادا نہ ہوئی ورنہ ہوگئی۔

مسئلہ۔ زکوٰۃ وغیرہ صدقات میں افضل یہ ہے کہ پہلے اپنے بھائیوں بہنوں کو دے۔ پھر ان کی اولاد کو پھر چچا اور پھوپھیوں کو پھر ان کی اولاد کو، پھر ماموں کو، پھر خالہ کو پھر ان کی اولاد کو پھر اپنے گاؤں یا شہر کے رہنے والوں کو۔ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے صدقے کو قبول نہیں فرماتا جس کے رشتہ دار اس کے سلوک کرنے کے محتاج ہوں اور یہ غیروں کو دے۔

مسئلہ۔ بدمذہب کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ اور اسی طرح ان مرتدین کو بھی دینے سے ادا نہ ہوگی جو زبان سے تو اسلام کا دعویٰ کرے لیکن خدا اور رسول کی شان گھٹاتے یا کسی اور دینی امر کا انکار کرتے ہیں۔

مسئلہ۔ جس کے پاس آج کے کھانے کو ہے یا تندرست ہے کہ کما سکتا ہے اسے کھانے کیلئے سوال حلال نہیں۔ اور بے مانگے کوئی خود دے دے تو لینا جائز ہے۔ اور کھانے کو اس کے پاس ہے مگر کپڑا نہیں تو کپڑے کے لئے سوال کر سکتا ہے۔ یونہی اگر جہاد یا طالب علم دین میں لگا ہے تو اگرچہ تندرست اور کمانے کے لائق ہو اسے سوال کی اجازت ہے۔

مسئلہ۔ بھیک مانگنا بہت ذلت کی بات ہے۔ بغیر ضرورت سوال نہ کرے حدیثوں سے ثابت ہے کہ بے ضرورت سوال کرنا حرام ہے۔ کہ سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو سوال سے بچنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا۔ اور جو غنی بننا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دے گا۔ اور جو صبر کرنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر دے گا۔ اور فرمایا جو بندہ سوال کا دروازہ کھولے گا اللہ تعالیٰ اس پر محتاجی کا دروازہ کھولے گا۔ اور فرمایا جو سوال کرے اور اس کے

پاس اتنا ہے کہ جو اسے بے پرواہ کرے تو وہ آگ کی زیادت چاہتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا وہ کتنا ہے جس کے ہوتے سوال جائز نہیں۔ فرمایا صبح و شام کا کھانا۔

(ابوداؤد۔ ابن حبان وابن خزیمہ)

صدقہ فطر کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کا روزہ آسمان و زمین کے بیچ میں لٹکا رہتا ہے جب تک صدقہ فطر ادا نہ کرے۔

مسئلہ۔ صدقہ فطر واجب ہے عمر بھر اس کا وقت ہے۔ یعنی اگر ادا نہ کیا ہو تو اب ادا کر دے۔ ادا نہ کرنے سے ساقط نہ ہوگا نہ اب ادا کرنا قضا ہے بلکہ اب بھی ادا ہی ہے۔ اگرچہ سنّت عید کی نماز سے پہلے ادا کرنا ہے۔

مسئلہ۔ عید کے دن صبح صادق شروع ہوتے ہی صدقہ فطر واجب ہو جاتا ہے۔ لہٰذا جو شخص صبح صادق سے پہلے مر گیا یا فقیر ہو گیا تو اس پر صدقۂ فطر واجب نہ ہوا۔

مسئلہ۔ صبح صادق شروع ہونے کے بعد جو بچہ پیدا ہوا یا جو کافر مسلمان ہوا یا جو فقیر غنی ہوا اس پر صدقہ فطر واجب نہ ہوا۔

مسئلہ۔ صبح صادق شروع ہونے سے پہلے کافر مسلمان ہو گیا یا بچہ پیدا ہوا یا جو فقیر تھا وہ غنی ہو گیا تو صدقۂ فطر واجب ہے۔

مسئلہ۔ صدقۂ فطر ہر مسلمان آزاد مالک نصاب پر (جس کی نصاب حاجت اصلیہ کے علاوہ ہو) واجب ہے۔ اس میں عاقل بالغ اور مال نامی ہونے شرط نہیں اسی طرح مال پر سال گذرنا بھی شرط نہیں۔

مسئلہ۔ مرد مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنے چھوٹے بچے کی طرف سے

صدقۂ فطر واجب ہے۔ جب کہ بچہ خود کا مالک نہ ہو اور اگر بچہ نصاب کا مالک ہو تو اس کا صدقۂ فطر اسی کے مال سے دیا جائے۔ اور مجنون اولاد اگرچہ بالغ ہو جب کہ غنی نہ ہو تو اس کا صدقۂ فطر اس کے باپ پر واجب ہے۔ اور غنی ہو تو خود اس کے مال سے دیا جائے۔

مسئلہ۔ صدقۂ فطر واجب ہونے کے لئے روزہ رکھنا شرط نہیں اگر کسی عذر، سفر، مرض، بڑھاپے کی وجہ سے یا معاذ اللہ بلا عذر روزہ نہ رکھا جب بھی واجب ہے۔ مسئلہ۔ باپ نہ ہو تو دادا باپ کی جگہ ہے یعنی اپنے فقیر و یتیم پوتے پوتی کی طرف سے اس پر صدقۂ فطر دینا واجب ہے۔

مسئلہ۔ اپنی بیوی اور عاقل بالغ اولاد کا صدقۂ فطر اس کے ذمہ نہیں۔ اگرچہ اپاہج ہوں۔ اگرچہ ان کا نفقہ اس کے ذمہ ہو۔

صدقۂ فطر کی مقدار یہ ہے کہ گیہوں یا اس کا آٹا یا ستو آدھا صاع۔ کھجور یا منقہ یا جو یا اس کا آٹا یا ستو ایک صاع۔

مسئلہ۔ گیہوں اور جو دینے سے ان کا آٹا دینا افضل ہے۔ اور اس سے افضل یہ ہے کہ قیمت دے۔ یا جو کی یا کھجور کی مگر گرانی میں خود ان چیزوں کا دینا قیمت دینے سے افضل ہے۔ اور اگر خراب گیہوں یا جو کی قیمت دی تو اچھے کی قیمت سے جو کمی پڑے وہ پوری کرے۔

صاع کا وزن

اعلیٰ درجے کی تحقیق اور احتیاط یہ ہے کہ صاع کا وزن چاندی کے پرانے روپے سے تین سو اکیاون روپے بھر۔ اور آدھا صاع کا وزن ایک سو پچھتر روپے اٹھنی بھر اوپر ہے (فتاوی رضویہ)

اور نئے وزن سے ایک صاع کا وزن چار کلو اور تقریباً چورانوے گرام ہوتا ہے۔ اور آدھا صاع کا وزن دو کلو اور تقریباً سینتالیس گرام ہوتا ہے۔

مسئلہ۔ صدقۂ فطر کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں یعنی جن کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں انہیں فطرہ بھی دے سکتے ہیں سوا عامل کے کہ اس کے لئے زکوٰۃ ہے فطرہ نہیں۔

ختم شد

۳۲

پیغام اعلیٰ حضرت

امام اہلسنّت، مجدد دین وملت الشاہ **احمد رضا خان** فاضل بریلوی علیہ الرحمہ

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں تمہیں فتنے میں ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیئے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم، رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

(وصایا شریف ص ۱۳ از مولانا حسنین رضا)

فروغ اہلسنّت کے لئے...... امام اہلسنّت کا دس نکاتی پروگرام

۱۔ [illegible]

۲۔ [illegible]

۳۔ مدرسوں [illegible]

۴۔ طبائع طلبہ [illegible] مقبول وظیفہ [illegible] میں لگایا [illegible]

۵۔ [illegible] جائیں کہ تحریر او تقریر [illegible]

۶۔ [illegible] ان سنتوں کو نذرانے دے [illegible]

۷۔ [illegible]

۸۔ [illegible] آپ [illegible]

۹۔ جو ہم میں قابل [illegible] اور اپنی معاش میں [illegible] مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انہیں مہارت [illegible]

۱۰۔ آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً [illegible] مضامین [illegible] ماہوار یا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار [illegible]

حدیث [illegible] "آخر زمانہ میں دین کا کام [illegible] سے چلے گا" اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق [illegible] ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۱۳۳)

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

ہفت واری اجتماع:۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے زیر اہتمام ہر پیر کو بعد نماز عشاء تقریباً ۱۰ بجے رات کو نور مسجد کاغذی بازار کراچی میں ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے جس سے مقتدر و مختلف علمائے اہلسنّت مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

مفت سلسلہ اشاعت:۔

جمعیت کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علمائے اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

مدارس حفظ و ناظرہ:۔

جمعیت کے تحت رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

درس نظامی:۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے تحت رات کے اوقات میں درس نظامی کی کلاسیں بھی لگائی جاتی ہیں جس میں ابتدائی پانچ درجوں کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

کتب و کیسٹ لائبریری:۔

جمعیت کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علمائے اہلسنّت کی کتابیں مطالعہ کے لیے اور کیسٹیں سماعت کے لیے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں۔